اصلاحِ امت
دعوت و تبلیغ کا داعی
سلسلہ نمبر 113
جمادی الثانی 1443ھ
Jan 2022

# تبلیغی جماعت

مؤلف
نعمان نعیم

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

www.islaaheummat.com | contact@islaaheummat.com

# الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ پر ایک طائرانہ نظر

(1) **سنگ بنیاد :** 1978ء بدست مبارک : حضرت قاری عبدالحلیمؒ

(2) **مہتمم اول:** مفتی محمد نعیمؒ مہتمم ثانی : مولانا محمد نعمان نعیم زید مجدہم

(3) **ملکی وغیر ملکی طلباء:** 4500عدد طالبات : 700عدد

(4) **تعلیمی شعبہ جات:**

۱۔ناظرہ وحفظ قرآن ۲۔درس نظامی ۳۔تخصص فی الفقہ ۴۔تخصص التفسیر ۵۔تخصص فی الحدیث ۶۔دارالتصنیف والتحقیق ۷۔دارالافتاء والقضاء ۸۔آن لائن اکیڈمی ۹۔انٹرمیڈیٹ کالج ۸۔انفوٹیک کالجیٹ ۹۔عربی، انگلش، چائنیز لینگویج، سینٹر ۱۰۔نظام مکتب۔

(5) **رفاہی، سماجی، غیر نصابی شعبہ جات:**

۱۔بنوریہ ویلفیئر ٹرسٹ ۲۔بنوریہ اسکلز ڈیولپمنٹ سینٹر (BSDC)۳۔میڈیکل سینٹر ۴۔وفاق المساجد ۵۔اعانت نومسلم ۵۔اخبار المدارس ۶۔بنوریہ میڈیا ۷۔شرعیہ کنسلٹنسی ۸۔تعمیرات ۹۔اسپورٹ ۱۰۔سیکوریٹی ۱۱۔اکاؤنٹس ۱۲۔آن لائن فتاویٰ ۱۳۔اصلاحِ اعمال ۱۴۔فارن افیئرز ۱۵۔شعبہ جوازات

(6) **شاخہائے جامعہ اندرون ملک:**

۱۔مدرسہ تحفیظ القرآن ناظم آباد گول مارکیٹ 2۔جامعہ دراسات الاسلامیہ ناظم آباد نمبر 7 نزد عباسی شہید ہسپتال 3۔جامعہ حنفیہ اورنگی ٹاؤن کراچی 4 جامعہ عربیہ اسلامیہ کمشنر سوسائٹی اسکیم 33 ابوالحسن اصفہانی روڈ نزد مبینہ ٹاؤن تھانہ گلشن اقبال 4۔مدرسہ دارارقم گلشن اقبال کراچی 5۔مدرسہ ومسجد صدیقیہ فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر 3، 9۔جامع مسجد ومدرسہ عمر ابن الخطابؓ بلاک A.4 گلشن اقبال عقب پٹیل ہسپتال

(7) **بیرون ممالک جامعہ سے ملحق ادارے:**

☆ معہد تحفیظ القرآن، ملائیشیا ☆ دارالعلوم نیویارک، امریکہ ☆ لندن اسلامک سینٹر ، برطانیہ

☆ دارالعلوم الاسلامیہ، ملائیشیا ☆ مدرسہ اصحاب الصفہ، استنبول، ترکی ☆ اسلامی مرکز ٹیکساس، امریکہ ☆ بینکاک اسلامی مرکز، تھائی لینڈ

(8) **اسٹاف کی تعداد:** اساتذہ کرام 265، معلمات 50, شعبہ بیرون 40، ملازمین 85، کل تعداد 440

(9) **جامعہ کی ذریعہ آمدن:** عامۃ الناس کے چندے، مخیر حضرات کے تعاون کے علاوہ عطیات، ذکوۃ، خیرات، فدیہ صوم وصلوۃ وغیرہ

(10) **ماہانہ اخراجات=/18,000,000:** ، سالانہ اخراجات=/216,000,000: اکیس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے

(11) **بنوریہ وژن:** طلباء وطالبات کیلئے ایسا ماحول فراہم کرنا جس میں سیکھنے کے مواقع اور کوالٹی ایجوکیشن فراہم کرنے کے ساتھ مہذب اور شائستہ معاشرے کے ہر شعبہ ہائے زندگی میں تشکیل کیلئے رجالِ کار فراہم کرنا۔

(12) **اپیل :** آپ سے گذارش ہے کہ اپنی ہر قسم کی تسلی کرنے کے بعد کے طلباء وطالبات کا حسب استطاعت زکوٰۃ، خیرات، صدقات، صدقۃ الفطر، فدیہ صوم وصلوٰۃ ودیگر مدات میں تعاون فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

# تبلیغی جماعت

## تعارف، طریقہ کار اور اعتراضات کا جوابات

تبلیغی جماعت محمد الیاس کاندھلوی ؒ کی قائم کردہ ایک اسلامی اصلاحی تحریک ہے۔ کہنے کو تو یہ تحریک ''تبلیغی جماعت'' کے عنوان سے معروف ومشہور ہے، لیکن ایک جماعت کے وجود وبقا کے لیے جتنے مروجہ لوازمات اور شرائط کی ضرورت ہوتی ہے، ان میں سے ایک بھی تبلیغی جماعتمیں نہیں پائی جاتی۔ نہ اس میں کوئی داخلہ فارم ہے، نہ کوئی داخلہ فیس ہے، نہ کوئی داخل ہونے والے کی رجسٹریشن ہے، نہ انتظامی امور کے لیے عہدوں کی بندر بانٹ ہے، نہ ہی انتظامی حوالے سے کوئی ریکارڈ ہے، نہ ہی کارکنان کا اس حوالے سے کوئی محاسبہ ہے، نہ کوئی یونٹ ہے اور نہ کوئی کارنر میٹنگ کا نظم؛ بس کام کے اوقات میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور کام کی تکمیل پر منتشر ہو جاتے ہیں۔

یہ جماعت 1926 میں قائم کی گئی۔ اس جماعت کی ابتدا ہندوستان کے علاقہ میوات سے ہوئی۔ میوات کے علاقے میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آباد تھی، جنہوں نے عہدِ وسطی کے اخیر میں اسلام قبول کر لیا تھا، وہ نیم مسلم اور نیم ہندو تہذیب کے زیرِ سایہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس کاندھلوی ؒ نے دیکھا کہ یہ سادہ لوح مسلمان، جو ہندوؤں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ہندوانہ رسموں پر کاربند ہیں، خطرہ ہے کہ اگر ان کو دین کی طرف نہ لایا گیا اور دین کی بنیادی تعلیم نہ دی گئی تو کہیں ان کی آنے والی نسلیں کہیں ایمان سے ہی محروم جائیں تو انہوں نے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور سے اپنا درس وتدریس کا کام چھوڑ کر ان سادہ لوح وصاف دل مسلمانوں کی اصلاح کا کام شروع کیا۔ یہ تھی اس کام کی

ابتدا، جو آج دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکا ہے۔ اس جماعت کے افراد کے قدم دنیا کے چاروں کونوں کے آخری سروں تک پہنچ چکے ہیں اور اس نظام کے تحت کم و بیش اوقات کے لیے (تین دن سے لے کر چھ مہینے اور سال بھر کے لیے) جماعتیں بن کر اللہ کے راستے میں پیدل، زمینی سواریوں، بحری جہازوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں بھیجی جاتی ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مولانا محمد الیاسؒ کے پاس اگرچہ دی قوتوں کا ایسا فقدان تھا کہ عددی اکثریت بھی انہیں حاصل نہیں تھی، بعض اوقات فاقوں تک بھی نوبت آ جاتی تھی اور گولر کے پھل سے گزارا کیا جاتا تھا۔ اس کسمپرسی کے باوجود وہ توکل وتقویٰ اور للٰہیت وروحانیت کی دولت سے مالا مال تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپؒ حالات کی پروا کیے بغیر اس نبوی محنت میں لگے رہے، جس کا ثمرہ بہت جلد ظاہر ہوا۔ چند مبشرات کی وجہ سے خود اُن کا عزم تھا اور اُنہیں اس بات کا یقین بھی تھا کہ یہ کام سمندر پار جائے گا۔ کوئی تو بات تھی کہ انہیں اس قدر یقین تھا ورنہ زمینی حقائق اس کے برعکس تھے۔ ایک طرف اہلِ علم کو اطمینان نہیں تھا اور دوسری طرف عوام الناس میں سے کوئی ان کی بات سننے کے لیے تیار تھا۔ ایسے حالات میں جب وہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ یہ کام سات سمندر پار جائے گا تو اہلِ عقل ودانش کو حیرت ہوتی تھی۔

## تبلیغی جماعت کا مقصد:

نبی ﷺ کے ختم نبوت کے طفیل آپ ﷺ کی امت کے ہر حیثیت کے افراد پر یہ

فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان پر بھی اللہ تعالی کے احکامات نبی ﷺ کے طریقوں کے مطابق نافذ کرے اور دوسرے عام مسلمانوں کو بھی اس زندگی کے اختیار کرنے کی ترغیب دیتا رہے۔ اس دعوت کو مسلمانوں تک پہنچانے اور ہر مسلمان کو اس بات کے قابل بنانے کی محنت، کہ وہ خود یہ ترغیب دے سکے، تبلیغی جماعت کا مطمح نظر ہے، اس کے علاوہ اس جماعت کا نہ کوئی اور مقصد ہے اور نہ ہی ہدف ونصب العین۔ غرضیکہ اس جماعت کا مقصد صرف اور صرف اتنا رہا ہے کہ امت مسلمہ کے وہ افراد جو نام کے مسلمان ہیں وہ کام کے مسلمان بن جائیں۔ تبلیغی جماعت کفار کو تبلیغ نہیں کرتی، نہ اُن کی بستیوں میں اس کی تشکیل ہوتی ہے اور نہ ہی اُن کی عبادت گاہوں میں یہ ٹھہرتی ہے، بلکہ تبلیغی وفود کی تشکیل مسلمانوں کی بستیوں میں ہوتی ہے اور یہ وفود مساجد میں ٹھہرتے اور مسلمانوں کو اُن کا بھولا ہوا سبق یاد دلاتے ہیں، کیونکہ جماعت کے اکابر اِس بات کو بخوبی سمجھتے تھے کہ کفار کو تبلیغ کیے جانے سے قبل مسلمانوں کو عقائد واعمال کے اعتبار سے دین اسلام پر کھڑا کرنا لازمی اور ضروری ہے، اس طرح ان کی قولی تبلیغ کے اثرات بھی نمایاں ہوں گے اور ان کے ظاہری دین داری کے اثرات بھی غیر مسلم اقوام پر پڑیں گے۔ یہی اصول اور بنیادی بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی پائی جاتی تھی، جن کی ظاہری شکل وصورت اور ان کے معاملات دوسروں کو اپیل کیا کرتے تھے۔ نیز یہ اپنی دعوت میں بھی فرمایا کرتے تھے: کونوا مثلنا ”ہم جیسے بن جاؤ۔“

حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، جو تبلیغی جماعت کے اکابر میں سے ہیں اِپنے بیان میں اس کام کے مقصد کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ہمارے اسلام کے تین مقاصد ہیں: (۱) اللہ کا پورا دین پوری دنیا کے مسلمانوں اور انسانوں میں رائج ہو جائے۔ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے تو ہمارا (۲) دوسرا مقصد یہ ہے کہ

حضرت مہدیؑ کے زمانے میں اللہ کا پورا دین پوری دنیا میں نافذ ہو جائے گا، یہ کام مسلسل کرتے ہوئے ہم اُس زمانے تک پہنچ جائیں۔ اگر اس میں بھی کامیابی نہیں ہوتی تو ہمارا (۳) تیسرا اور آخری مقصد یہ ہے کہ اللہ ہماری مغفرت فرما دے۔ ان تین مقاصد کے علاوہ اگر کوئی شخص تبلیغی محنت کا کوئی چوتھا مقصد بیان کرتا ہے تو وہ اس کی اپنی ذاتی رائے ہے، جسے کام کے ذمہ داروں میں کوئی پذیرائی نہیں ہوگی۔

## تبلیغی جماعت کے دعوتی کلمات:

تبلیغی جماعت کی محنت کا بنیادی مرکز بھی عوام ہیں اور یہ کام کرتے بھی عام لوگ ہیں، اِس لیے جماعت کے اکابر نے اِس کی دعوت، بیان، اعلان سب امور کے الفاظ تک خود وضع کیے ہیں اور جماعت سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کو اس بات کا پابند بنایا ہے کہ وہ انہی الفاظ اور کلمات کے ساتھ مذکورہ امور ادا کرے گا۔

اعلان کے وہ پرکشش اور جاذبیت بھرے جملے، جو آج دنیا بھر کی اکثر مساجد میں اپنی اپنی مقامی زبانوں میں کسی ایک باجماعت نماز کی ادائیگی کے بعد گونجتے ہیں: "میری اور آپ کی اور روئے زمین پر بسنے والے ہر ہر انسان کی کامیابی اللہ تعالی کے احکامات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں ہے، یہ طریقے ہم میں کیسے آجائیں اس کے لیے محنت کی ضرورت ہے، اس محنت کے بارے میں بقیہ نماز کے بعد ایمان و یقین کی بات ہوگی، تمام ساتھیوں سے گزارش ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے تشریف رکھیں ان شا اللہ بہت نفع ہوگا۔"

گشت کے موقع پر یہ خیر خواہانہ اور مخلصانہ کلمات بازاروں کی دکانوں اور محلے کے مکانوں کے دروازوں پر ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی خدمت میں عرض کرتا ہے: "ہم نے اور آپ نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے جس میں ہم نے اللہ

سے وعدہ کیا ہے کہ ہم یہ دنیوی زندگی تیرے حکموں اور نبی ﷺ کے طریقوں کے مطابق گزاریں گے اس سلسلے میں مسجد میں کچھ بات چل رہی ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ بھی مسجد میں تشریف لے جائیں۔''

ہر تبلیغی بیان کے آخر میں یہ عاجزانہ درخواست تشکیل کے مواقع پر پیش کی جاتی ہے: ''یہ تمام باتیں ہمارے اپنے اندر کیسے آجائیں، اس کے لیے ماحول کی ضرورت ہے، لہٰذا اپنی جان، مال اور اوقات لے کر کم وبیش عرصے کے لیے مسجد والا ماحول اختیار کرتے ہوئے اپنے اوپر محنت کرنے کے ساتھ ساتھ جس علاقے میں جائیں وہاں کے مسلمانوں کو بھی اس کی طرف متوجہ کریں۔ اس کے لیے ایک مختصر سا نصاب ہماری کمزوریوں، مصروفیتوں اور اوقات کو دیکھتے ہوئے بزرگانِ دین نے متعین فرمایا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ مہینے میں تین دن، سال میں چالیس دن اور زندگی بھر میں کم ازکم ایک مرتبہ مسلسل ولگاتار چار مہینے اس ماحول میں صرف فرمائیں اور اس کے لیے اپنے نام، اوقات کے تعین کے ساتھ پیش کریں۔''

جیسا کہ گزر چکا، چونکہ تبلیغی جماعت کے وابستگان میں عوام الناس کی اکثریت ہے، زیادہ تشکیلات بھی عوام کی ہوتی ہیں، پوری جماعت میں کوئی ایک دو ہی علما ہوتے ہیں اور کبھی پوری جماعت کو ایک عالم بھی میسر نہیں آتا، جس کی وجہ سے بیان بھی انھی عوام میں سے کسی کو کرنا ہوتا ہے، جس میں غلطی کا امکان نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اس لیے انہیں علمی غلطیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کام کے ذمے داروں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں انہیں چند باتوں کا پابند بنایا ہے، انھی باتوں پر اکتفا کرتے ہوئے یہ عام آدمی، لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور قرآنی آیات اور احادیث کے الفاظ بیان کرنے میں حد درجہ احتیاط کرتے ہیں۔ یہ چند باتیں جس کا یہ خود بھی اقرار کرتے

ہیں پورا دین نہیں، لیکن اسے دین کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے، کیونکہ اس کو بنیاد بنا کر دین سیکھا جائے تو پورے دین پر چلنا آسان ہو جاتا ہے، اِن باتوں کو چھ نمبر یا چھ صفات کہا جاتا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

# چھ نمبر

## ۱۔کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ:

اس کے ذریعے سے چار یقین بنانے کی دعوت دی جاتی ہے۔(۱) اللہ تعالی کی ذات عالی سے ہونے کا یقین (۲) غیر اللہ سے اللہ تعالی کے بغیر کچھ نہ ہونے کا یقین۔(۳) نبی اکرم ﷺ کے نورانی، پاکیزہ اور سہل ترین طریقوں میں دونوں جہاں کی کامیابی کا یقین۔(۴) آپ ﷺ کے غیروں کے طریقوں میں دونوں جہانوں کی ناکامی کا یقین۔

## ۲۔نماز:

اعمال کے اندر سب سے پہلا عمل نماز ہے۔نماز کے فضائل سنا کر اس بات کی دعوت دی جاتی ہے کہ نماز کی پابندی ہر کام سے بڑھ کر کی جائے اور اپنی پوری زندگی کو بھی ''صفتِ صلوٰۃ'' پر لانے کی کوشش کی جائے، یعنی شریعت کے دوسرے احکامات میں بھی شریعت کی اسی طرح پابندی کی جاتی رہے، جس طرح نماز میں امام کی اقتدا کی جاتی ہے۔

## ۳۔علم وذکر:

حصولِ علم، علما اور طلبہ کے فضائل سنا کر اس بات کی ترغیب دی جاتی ہے کہ چوبیس (24) گھنٹے کی زندگی میں ہر بالغ مرد وعورت پر شریعت کا کوئی نہ کوئی حکم لاگو

ہورہا ہوتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو اس کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ جس کو یہ حضرات حال کے امر (حکم) کو پہچاننے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی طرح اور ذکرِ الٰہی کے فضائل سنا کر بتایا جاتا ہے کہ نفس و شیطان اور دنیا کی رنگینیوں میں یہ انسان اللہ تعالی سے غافل ہوسکتا ہے، اس غفلت سے حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی ﷺ کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا اہتمام کیا جائے۔ ساتھ ہی بشری تقاضے سے سرزد ہوجانے والے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے خلاصی کے لیے استغفار کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

## ۴۔ اکرام مسلم:

احادیث میں دوسرے مسلمان کے اکرام کے فضائل اور بے اکرامی کی وعیدیں مذکور ہیں، اُن کی روشنی میں اس عنوان سے ہر مسلمان کو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کے اہتمام کی دعوت دی جاتی ہے کہ اپنے حقوق پورے کرتے ہوئے شریعت کی طرف سے نافذ کردہ دوسروں کے حقوق کو پہچاننے اور اُن کو ادا کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

## ۵۔ تصحیح نیت:

اس عنوان سے جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیے جائیں اُن کے فضائل اور دکھلاوے پر آنے والی وعیدیں بیان کرتے ہوئے یہ بات بتلائی جاتی ہے کہ کوئی کام یا کوئی بات کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو، اگر اس کے کرنے یا کہنے میں اللہ کی رضا مقصود نہ ہو تو وہ کام اور بات اللہ تعالی کی سرکار میں بے کار ہے، لہٰذا اپنے ہر ہر قول و عمل میں اس بات کی نیت کی جائے کہ میں یہ کام یا بات اللہ تعالی کی رضا کے لیے ہی کر رہا

ہوں۔ نیت کو ٹٹو لنے کی ضرورت کام کی ابتدا میں ہے، کام کے دوران بھی نیت بھٹک سکتی ہے اور کام کی تکمیل پر بھی فخر و غرور کا پیمانہ چھلک سکتا ہے، لہٰذا ہر نیک عمل میں تین مرتبہ اپنی نیت کا محاسبہ کیا جائے اور اگر نیت میں کسی قسم کے دکھلاوے یا ریا کا عنصر نظر آئے تو فوراً توبہ کر کے اُس کی تلافی کی جائے۔

### ٦۔ وقت کا فارغ کرنا:

اِن صفات کو بیان کرنے اور اِن کی ترغیب دینے کے بعد آخری مرحلے میں اِس طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے کہ یہ تمام باتیں صرف کہنے، سننے، لکھنے، پڑھنے سے کماحقہ حاصل نہیں ہوسکتیں، بلکہ انسانی فطرت کے اعتبار سے اسے ماحول کی انتہائی ضرورت ہے، لہٰذا اپنے اپنے ماحول کو چھوڑ کر کچھ اوقات کے لیے مسجد والا ماحول اختیار کیا جائے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس زندگی کے اوقات میں سے وقت کا فارغ کرنا، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی جان کو ان اوقات میں لگانا اور ان اوقات میں اپنے اوپر بشری تقاضوں کے اخراجات پورا کرنے کے لیے اپنا مال صرف کرنا شامل ہے۔

تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام کے بیانات پر اگر غور کیا جائے تو ان کے بیانات کے موضوعات بھی متعین کیے جاسکتے ہیں جو تین عنوانات پر مشتمل ہوتے ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا بیان۔ (۲) دنیا کی بے ثباتی کا بیان۔ (۳) اخروی زندگی میں جوابدہی سے متعلق بیان۔

یہ وہ عنوانات ہیں، جن میں کسی بھی مکتب فکر کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور اگر کسی مکتب فکر کی تضحیک، تغلیط کیے بغیر ان عنوانات پر بات کی جائے تو ہر خالی الذہن کو اپیل کرے گی اور قبول کرنے پر آمادہ کرے گی۔ تبلیغی جماعت کے علمائے کرام اس میں پوری احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ یہ وہ جماعت ہے جس میں کسی رنگ، نسل،

مزاج، حیثیت، علاقے کو بنیاد نہیں بنایا جاتا، بلکہ ہر رنگ، نسل، مزاج، حیثیت کا کارکن ہر علاقے، زمانے اور موسم میں اپنے اوقات لگا کر اپنی اصلاح اور دوسرے مسلمانوں کی اطلاع کا فریضہ انجام دے سکتا ہے۔

## تبلیغی جماعت کا ایک تابندہ اصول:

جب مولانا محمد الیاسؒ نے علما کو عوام الناس تک پہنچنے کی ترغیب دی تو علما نے عرض کیا: حضرت! پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے، کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا۔ آپؒ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا: بھائی! کنواں بن کر کیوں رہتے ہو، اگر کنویں سے پانی نہ نکالا جاتا رہے تو اس کے سوتے خشک ہو جاتے ہیں اور کنواں ناقابل استعمال اور ناکارہ ہو جاتا ہے، تم بارش بن کر کیوں نہیں برستے جو پیاسوں اور غیر پیاسوں سب کو سیراب کرتا ہے۔ اپنے بانی کے فرمان کے مطابق اپنے روزِ اول سے اب تک یہ جماعت اس اصول پر کاربند رہتے ہوئے کہ بے غرض ہو کر بے طلب بندوں کے دروازوں پر ملک بہ ملک، شہر بہ شہر، قریہ بہ قریہ، بستی بہ بستی دستک دیتی نظر آتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ دورِ حاضر میں یہ واحد جماعت ہے جو کنواں بن کر پیاسوں کا انتظار نہیں کرتی، بلکہ بارش بن کر پیاسوں اور غیر پیاسوں کی روحانی تشنگی کو دور کرتی ہے۔

## تبلیغی جماعت کی ایک خصوصیت:

تبلیغی جماعت نے فضائل کی بنیاد پر تمام مسالک کے لوگوں کو یکجا کیا۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو آج کے معاشرے میں ناپید ہے۔ ہر مسلک، ہر مکتبہ فکر اور مختلف سوچ رکھنے والے لوگوں نے اپنی اپنی جماعتیں علیحدہ علیحدہ تشکیل کر رکھی ہیں۔

یہ واحد جماعت ہے جو مسلمانوں کے فقہی اختلاف کو اُن کے اپنی صوابدید پر چھوڑتے ہوئے عقائد کو درست کرتی اور اعمال کو فضائل کے ذریعے سے زندہ کرنے کی کامیاب کوشش کرتی ہے۔

## فضائل اعمال پر اعتراض اور اس کی حقیقت

اس الزام سے عموماً ناقدین کی مراد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ کی کتاب ''فضائل اعمال'' ہوتی ہے، جو دنیا میں کتاب اللہ یعنی قرآنِ مجید کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے، یہ کتاب کئی کتابوں (حکایاتِ صحابہؓ، فضائل نماز، فضائل تبلیغ، فضائل ذکر، فضائل قرآن مجید، فضائل رمضان، فضائل درود شریف، فضائلِ صدقات، فضائل حج) اور ایک فکری مضمون (مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج) کا مجموعہ ہے، دنیا کی اکتیس زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے، کتاب کا ایک ایک لفظ نہ جانے اخلاص وللّٰہیت کی کس چاشنی میں ڈوبا ہوا ہے کہ جس نے ایک بار چکھا وہ اس کا دلدادہ اور گرویدہ ہو کر رہ گیا۔ بقول علامہ سید ابوالحسن علی ندویؒ: ''ان کتابوں کے ذریعے ہزاروں بندگانِ خدا ولایت کے درجے پر پہنچ گئے۔''

حضرت شیخ الحدیثؒ مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے ''فضائل اعمال'' کے نام سے جو یہ کتاب ترتیب دی ہے، یہ اس موضوع پر کوئی نئی چیز نہیں ہے، بلکہ لوگوں کو اعمالِ صالحہ پر آمادہ کرنے اور اعمالِ سیئہ سے بچنے کا عادی بنانے کے لیے فضائل، ترغیب و ترہیب، آداب و اخلاق، دنیا کی بے حیثیتی اور فکرِ آخرت دلانے والی ان کتابوں کی تالیف وتصنیف کا سلسلہ دوسری صدی ہجری سے شروع ہو چکا تھا، چنانچہ عبداللہ بن مبارکؒ (متوفی ۱۸۱ھ) کی ''کتاب الزھد'' امام شافعیؒ (متوفی ۲۰۴ھ) کی ''فضائل القرآن'' امام احمد بن حنبلؒ (متوفی ۲۴۱ھ) کی ''کتاب الزھد'' امام

بخاریؒ (متوفی ۲۵۶ھ) کی ''الادب المفرد'' حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذریؒ (متوفی ۵۳۵ھ) کی ''الترغیب والترھیب'' امام نسائیؒ (متوفی ۳۰۳ھ) کی 'عمل الیوم واللیلۃ' اسی سنہرے سلسلے کی کڑیاں ہیں۔فضائلِ اعمال کی طرح اِن تمام کتابوں میں بھی متعدد ضعیف احادیث شامل ہیں۔ان کتابوں میں صرف اور صرف صحیح احادیث کا التزام اس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ فضائل وغیرہ میں ضعیف احادیث پر عمل کے بارے میں ائمہ حدیث نرم رویہ رکھتے ہیں، لہٰذا ''فضائل اعمال'' پر اس بنیاد پر اعتراض کہ اس میں ضعیف احادیث موجود ہیں، دراصل اسلاف امت کی اس طویل تاریخ پر مشتمل کتب پر اعتراض ہے۔حضرت شیخؒ کی یہ تالیف بھی دراصل اسلافِ امت کے صدیوں سے رائج طرز کے مطابق اُسی طرز کی ایک کوشش ہے۔شیخ خود ایک بلند پایہ محدث تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب میں جہاں کہیں کسی ضعیف حدیث کا تذکرہ کیا ہے، وہاں اس حدیث کے مآخذ ومراجع کا بھی تذکرہ کیا ہے، بلکہ اس حدیث کے شواہد اور توابع کے تلاش کی بھی جستجو کی ہے۔یعنی انہوں نے کسی ضعیف حدیث کے معاملے میں کسی قسم کی بددیانتی یا تدلیس وتلبیس سے کام نہیں لیا کہ ضعیف کو قوی کہا ہو یا سند کو چھپا کر ضعیف کو قوی باور کرانے کی کوشش کی ہو۔جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ یہ شیخ کی کوئی ذاتی انفرادیت نہیں، بلکہ انہوں نے مذکورہ مصنفین کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے، مثلاً: الترغیب والترھیب، المستدرک للحاکم، مجمع الزوائد، جامع صغیر، مشکوٰۃ المصابیح، جمع الفوائد اور القول البدیع'' وغیرہ! جبکہ احادیث کی تشریح وتوضیح کے دران امام غزالیؒ کی ''احیاء العلوم''، ''تنبیہ الغافلین'' اور فقیہ ابو اللیث کی ''قرۃ العیون'' سے ماخوذ بہت سی ضعیف، بلکہ موضوع احادیث کا بھی تذکرہ کیا ہے، لیکن اس قسم کی روایتوں سے کتاب کی اہمیت وافادیت

میں کمی واقع نہیں ہوتی، اس لیے کہ فضائل کے باب میں ضعیف، بلکہ موضوع حدیث تک سے چشم پوشی کی گئی ہے، یہ بات مذکورہ بالا کتابوں کے مطالعے سے واضح ہوجائے گی۔ اگر فضائل کے باب میں ضعیف احادیث کا ذکر جرم ہے تو یہ تمام ائمہ محدثین جنہوں نے حدیث کی بقا و حفاظت کیلئے تن من دھن کی بازی لگائی، کیا یہ بھی مجرمین کی صفوں میں شامل ہوجائیں گے؟ جب اُن کی کتب میں ضعیف احادیث قابلِ برداشت ہیں اور ہونی بھی چاہییں تو اعتراض صرف فضائلِ اعمال ہی پر کیوں؟

فضائل اعمال کی ترتیب میں ان کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | تفسیر القرآن العظیم | علامہ ابن کثیرؒ | ۷۷۴ھ |
| 2 | تفسیر درمنثور | علامہ جلال الدین سیوطیؒ | ۹۱۱ھ |
| 3 | مفردات القرآن | امام راغب اصفہانیؒ | ۵۰۲ھ |
| 4 | بیان القرآن | مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ | ۱۳۶۲ھ |
| 5 | صحیح بخاری | امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ | ۲۵۶ھ |
| 6 | صحیح مسلم | امام مسلم بن حجاج قشیریؒ | ۲۶۱ھ |
| 7 | سنن ترمذی | امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ | ۳۰۳ھ |
| 8 | سنن ابوداؤد | امام ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ | ۲۷۵ھ |
| 9 | سنن نسائی | امام احمد بن شعیب نسائیؒ | ۳۰۲ھ |
| 10 | سنن ابن ماجہ | امام محمد بن یزید الربعی ابن ماجہؒ | ۲۷۳ھ |
| 11 | سنن کبریٰ، بیہقی | احمد بن حسین بیہقیؒ | ۴۵۸ھ |
| 12 | سنن دارمی | عبداللہ بن عبدالرحمٰن تمیمی دارمیؒ | ۲۵۵ھ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 13 | مستدرک حاکم | محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوریؒ | ۴۰۵ھ |
| 14 | مسند احمد | امام احمد بن حنبلؒ | ۲۴۱ھ |
| 15 | مشکوٰۃ المصابیح | ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب بغدادیؒ | ۷۳۷ھ |
| 16 | الجامع الصغیر | علامہ جلال الدین سیوطیؒ | ۹۱۱ھ |
| 17 | جمع الفوائد | محمد بن محمد سلیمان مغربیؒ | ۱۰۹۴ھ |
| 18 | المقاصد الحسنہ | شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاویؒ | ۹۰۲ھ |
| 19 | مجمع الزوائد | حافظ نورالدین ہیثمیؒ | ۸۰۷ھ |
| 20 | تلخیص الحبیر | احمد بن علی بن محمد ابن حجر عسقلانیؒ | ۸۵۲ھ |
| 21 | الترغیب والترہیب | عبدالعظیم بن عبدالقوی منذریؒ | ۵۸۱ھ |
| 22 | الموضوعات الکبریٰ | ملا علی قاریؒ | ۱۰۱۴ھ |
| 23 | قرۃ العیون | فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ | ۶۰۶ھ |
| 24 | القول البدیع | علامہ سخاویؒ | ۹۰۲ھ |
| 25 | عمدۃ القاری | علامہ بدرالدین عینیؒ | ۸۵۵ھ |
| 26 | فتح الباری | علامہ ابن حجر عسقلانیؒ | ۸۵۲ھ |
| 27 | انجاح الحاجہ علی ابن ماجہ | علامہ عبدالغنی دہلویؒ | ۱۲۹۵ھ |
| 28 | اسنی المطالب | شیخ محمد بن درویش الحوتؒ | ۱۲۷۱ھ |
| 29 | المغنی | احمد بن محمد بن قدامہ مقدسیؒ | ۶۲۰ھ |
| 30 | المنہل العذب | محمود محمد خطاب سبکیؒ | ۱۳۵۲ھ |
| 31 | نورالانوار | ملاجیونؒ صدیقی انیٹھوی | ۱۱۳۰ھ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 32 | الحرز الثمین | حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | ۱۱۷۶ھ |
| 33 | مناسک نووی | یحییٰ بن شرف محی الدین نوویؒ | ۶۷۷ھ |
| 34 | تنبیہ الغافلین | فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ | ۶۰۶ھ |
| 35 | مرقاۃ المفاتیح | ملا علی قاریؒ | ۱۰۱۴ھ |
| 36 | اللآلی المصنوعہ | علامہ جلال الدین سیوطیؒ | ۹۱۱ھ |
| 37 | منبہات | حافظ ابن حجر عسقلانیؒ | ۸۵۲ھ |
| 38 | منتخب کنز العمال | علی بن حسان الدین متقیؒ | ۹۷۵ھ |
| 39 | التعقباب | علامہ جلال الدین سیوطیؒ | ۹۱۱ھ |
| 40 | التدریب | // | // |
| 41 | ذیل اللآلی | // | // |
| 42 | دقائق الاخبار | امام ابوحامد محمد بن غزالیؒ | ۵۰۵ھ |
| 43 | شرح الصدور | علامہ جلال الدین سیوطیؒ | ۹۱۱ھ |
| 44 | شرح اللباب | // | // |
| 45 | الرحمۃ المہداۃ | ابوالخیر نور الحسن خان الحسینیؒ | |
| 46 | الزواجر | حافظ ابن حجر مکی ہیثمیؒ | ۹۷۳ھ |
| 47 | شمائل ترمذی | امام ترمذیؒ | ۳۰۳ھ |
| 48 | شفاء السقام | علامہ تقی الدین سبکیؒ | ۷۵۶ھ |
| 49 | اتحاف السادۃ المتقین | سید محمد بن محمد حسینی زبیدیؒ | ۱۲۰۵ھ |
| 50 | تقریب التہذیب | علامہ ابن حجر عسقلانیؒ | ۸۵۲ھ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 51 | رجال المنذری | ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی منذریؒ | ۶۵۶ھ |
| 52 | مجالس الابرار | شیخ احمد بن عبد القادر حنفی رومیؒ | ۱۰۴۱ھ |
| 53 | التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف | مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ | ۱۳۶۲ھ |
| 54 | قمر الاقمار شرح نور الانوار | محمد عبد الحلیم بن محمد امین لکھنویؒ | ۱۲۸۵ھ |

فضائل اعمال کی احادیث کی تخریج پر ایک طائرانہ نظر: حضرت شیخ الحدیثؒ نے فضائل اعمال میں مختلف ابواب کے تحت عربی متن کے ساتھ جو احادیث ذکر کی ہیں اور جن کتابوں سے وہ احادیث ماخوذ ہیں، اُن میں سے ہر کتاب سے لی گئی احادیث کی تعداد یہاں بیان کی جاتی ہے:

☆ بخاری و مسلم دونوں کی بیک وقت ذکر کردہ اُن احادیث کی تعداد جو فضائل اعمال میں ہے باون (52) ہے۔

☆ فضائل اعمال کی وہ احادیث جو صرف بخاری میں پائی جاتی ہیں، ان کی تعداد تریسٹھ (63) ہے۔

☆ فضائل اعمال کی وہ احادیث جو صرف مسلم میں ہیں، ان کی تعداد بیانوے (92) ہے۔

☆ فضائل اعمال کی وہ احادیث صحیحہ جو صحیحین کے علاوہ مذکور ہیں اور وہ حسن لذاتہٖ کے درجے کی ہیں ایک سو چونتیس (134) ہے۔

☆ فضائل اعمال کی وہ احادیث جو صحیح لغیرہٖ ہیں ایک سو انسٹھ (159) ہے۔

☆ فضائل اعمال کی وہ احادیث جو حسن لذاتہٖ ہیں، ان کی تعداد بھی ایک سو انسٹھ (159) ہے۔

☆ فضائل اعمال کی وہ احادیث جو ضعیف ہیں، ان کی تعداد تین سو ستتر (377) ہے۔

# تبلیغی جماعت پر
# مزید اعتراضات اوران کے جوابات

**پہلا اعتراض:** تبلیغی جماعت مسلمانوں کو مردہ بنانے والی جماعت ہے، کیونکہ ان کے والوں میں جذبۂ جہاد کو ماردیتی ہے اور یہ اس طرح سے کہ یہ لوگ سیاست سے کنارہ کش رہتے ہیں اور ان ممالک میں جہاں شریعت نافذ نہیں ہے وہاں نفاذ شریعت کا مطالبہ نہیں کرتے۔۔

**جواب:** نفاذ شریعت کی غرض وغایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق کی جائے تو تبلیغی جماعت اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے اوامر ونواہی کی اطاعت کر کے اللہ تعالی وحدہ کی عبادت کرتی ہے اوراسی کی طرف بلاتی ہے۔ جو دوسرے لوگ اس نفاذ شریعت کا مطالبہ کررہے ہیں اور ملکی سیاست میں حصہ لیتے ہیں کیا اس سے اُن کا یہ مقصود ومطلوب حاصل ہو چکا ہے، اگرچہ تھوڑا سا ہی؟ ہرگز نہیں ۔جہاں تک بات ہے جذبۂ جہاد کو مارنے کی، تو اس میں کوئی حقیقت نہیں، تبلیغی جماعت کا میدان اگرچہ جہاد نہیں، لیکن یہ کسی کو جہاد کرنے سے روکتے بھی نہیں ہیں اور ایسے لاتعداد لوگ ہیں جو تبلیغی جماعت کی محنت سے دین کے ساتھ جڑے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جہاد میں نکلنے کی بھی توفیق دے دی اور اُن میں سے کئی غازی بن کرلوٹے جبکہ کئی ایک شہادت کے بلند مرتبے سے بھی سرفراز ہوئے۔

**دوسرا اعتراض:** جو تبلیغ والوں کے ساتھ ملتا ہے اُس کی زندگی کو بالکل الٹ اور

تبدیل کر دیتے ہیں، حتیٰ کہ عقیدہ میں، طریقہ میں اور اسلوب میں اور اُس کی فکر میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔

**جواب:** یہ دعوت عجیب تاثیر کی حامل ہے اور جو شخص اس کام میں لاتا ہے اس کے اندر کامل تبدیلی آجاتی ہے۔ جماعت میں آنے والا شخص اگر پہلے گمراہ تھا تو وہ ہدایت پا جاتا ہے۔ اگر ضعیف الایمان تھا تو اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے اور اگر اس کے اخلاق بُرے تھے تو اچھے اور فضیلت والے ہو جاتے ہیں، یہ تبدیلی عموماً ہر اس شخص میں آتی ہے جو جماعت میں نکلتا ہے۔ البتہ ایسی تبدیلی، جو اس کو عقیدہ توحید سے شرک و بدعت کی طرف، اصلاح سے بگاڑ کی طرف لے جائے ایسی تبدیلی نہ کہیں دیکھی اور نہ سنی ہے۔ اگر بعض لوگوں میں یہ خامیاں تبلیغ میں لگنے کے بعد پیدا ہو بھی گئی ہوں تو یہ تبلیغی محنت کا نتیجہ نہیں، اس کا سبب کچھ اور ہوگا۔

**تیسرا اعتراض:** تبلیغ والوں نے اسلام کے ارکان خمسہ اور ایمان کے چھ اجزا کے بجائے چھ صفات (چھ نمبر) وضع کیے ہیں، جو بدعت ہے۔

**جواب:** چھ صفات یا چھ نمبر اسلام کے ارکان خمسہ یا اجزائے ستہ کے مقابلے میں نہیں، بلکہ ایک تربیتی اور اصلاحی کام کے معاملے میں ایک مواد ترتیب دیا گیا ہے، تاکہ عوام ہر قسم کی غلطیوں سے بچ کر انہی چھ نمبروں کے متن کے مطابق دعوت دیں۔ ایسا ہر گز نہیں کہ دینِ اسلام کے ارکان اور قواعد کو ترک کر کے ان کے مقابلے میں ایک نئی چیز وضع کی گئی ہے۔ (اس کی کچھ تفصیل ''تبلیغی جماعت کے دعوتی کلمات'' کے عنوان سے پیچھے گزر چکی ہے۔)

**چوتھا اعتراض:** تبلیغ والے اہلِ عقیدہ اور دعوتِ سلفیہ کے ائمہ کے دشمن ہیں۔

**جواب:** تبلیغی جماعت پر یہ الزام لگانا درست نہیں، ہاں! اگر اس فکر کے لوگ تبلیغی

جماعت کے ساتھ وابستہ ہوئے ہوں، تو بعید نہیں، کیونکہ تبلیغی جماعت کے دروازے سب کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تبلیغی جماعت میں لگنے کے بعد بھی وہ اپنے اِن مسموم نظریات پر کاربند رہے ہوں اور اُس کی دعوت دیتے ہوں، لیکن اِس میں تبلیغی جماعت کا کوئی قصور نہیں، کیونکہ اُن کے یہ مسموم نظریات نہ تو تبلیغی جماعت میں آنے کی وجہ سے بنے ہیں اور نہ ہی اُنہیں اِن نظریات پر کاربند رہنے یا اِن کا پرچار کرنے کے لیے تبلیغی جماعت نے کہا ہے۔

**پانچواں اعتراض:** تبلیغی جماعت صحیح طور پر نہی عن المنکر اور امر بالمعروف نہیں کرتی۔

**جواب:** امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مختلف درجات ہیں، امر میں ترغیب کے ذریعے اُس کام پر لانا اور نہی میں کسی منکر کو ہاتھ سے روکنا، زبان سے منع کرنا اور دل میں برا سمجھنا سب داخل ہیں۔ تبلیغی جماعت نیکی کی طرف ترغیب کے ذریعے امر کرتی ہے اور برائی کو دل میں برا سمجھتی ہے، کیونکہ ایک ایسا معاشرہ جس پر جہل غالب ہو اور فسق و فجور مسلط ہو، وہاں برائی پر روک ٹوک کوئی خاص نفع نہیں دیتی اور یہی حقیقت ہے کہ جس کا کوئی صاحب بصیرت شخص جو کہ لوگوں کے حالات سے باخبر ہے انکار نہیں کرسکتا۔ لہٰذا اِن لوگوں نے برائی پر زبانی انکار کے بجائے یہ طریقہ اختیار کیا کہ کسی منکر کے مرتکب کو گھر کے غلط ماحول سے نکال کر اچھائی کے ماحول میں اُس کی تربیت کی جائے تاکہ وہ شخص خود بخود اس برائی کو برا سمجھنے لگ جائے اور رفتہ رفتہ اسے ترک کردے۔ یہ برائی ترک کرانے کا زیادہ مؤثر اور مفید طریقہ ہے، جس میں دلوں کی تبدیلی پر محنت کی جاتی ہے اور جب دل بدل جاتا ہے تو اعمال میں خود بخود تبدیلی آنے لگتی ہے، جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

**چھٹا اعتراض:** تبلیغی جماعت مذہب حنفیہ کی بے جا طرف داری کرتی ہے۔

**جواب:** کیا یہ تبلیغی جماعت ہی کی خصوصیت ہے؟ ہر گز نہیں یہ ایک مشاہدہ ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یقیناً شافعی مسلک سے وابستہ جماعتیں مسلک شافعیہ کی طرف داری کرتی ہیں، اسی طرح مالکی مسلک کی جماعتیں مالکیہ کی اور حنبلی مذہب کی جماعتیں حنابلہ کی طرف داری کرتی ہیں، لہٰذا صرف تبلیغی جماعت پر کیسے حنفی مسلک کی بے جا طرف داری کا الزام لگایا جاتا ہے؟ طرف داری سے اگر صرف یہ مراد ہے کہ تبلیغی جماعت کے بانیوں کا تعلق حنفی مسلک سے تھا تب تو درست ہے، ورنہ یہ ایک آنکھوں دیکھی حقیقت ہے کہ تبلیغی جماعت میں کام کرنے والے تمام مسالک کے لوگ ہیں۔

**ساتواں اعتراض:** تبلیغی جماعت والے توحید العبادۃ کا انکار کرتے ہیں، یعنی خالص اللہ تعالی کی عبادت کرنا اور اس کی عبادت میں کسی قسم کا شرک نہ کرنا۔

جواب: تبلیغی جماعت پر یہ الزام درست نہیں، کیونکہ وہ غیر اللہ کی عبادت کی دعوت نہیں دیتے نہ تو وہ غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارتے ہیں، نہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں اور نہ غیر اللہ کی نذر و نیاز دیتے ہیں اور نہ ہی غیر اللہ سے امید و خوف رکھتے ہیں۔ توحید تو تبلیغی جماعت کے پہلے نمبر کا بنیادی جزو ہے، جس میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے: ''اللہ تعالی کی ذات عالی سے ہونے کا یقین اور غیر اللہ سے اللہ تعالی کے بغیر کچھ نہ ہونے کا یقین۔'' اگر یہ توحید العبادۃ نہیں تو کیا ہے؟

**آٹھواں اعتراض:** تبلیغی جماعت کے اثرات صرف گناہ گار لوگوں پر نہیں ہیں، بلکہ صحیح چلنے والوں پر بھی ہیں کہ یہ لوگ اُن کو سلف کے طریقے سے ہٹا کر تبلیغ کے اس جامد طریقے کی طرف لاتے ہیں جو وہ بدعات اور گمراہیوں پر قائم ہے۔

**جواب:** تبلیغی جماعت کے اثرات کی حد تک تو معترض کی بات درست ہے، لیکن بدعات، گمراہیوں اور جامد طریق پر لانے والی بات میں وزن نہیں، کیونکہ تبلیغی جماعت ان تمام چیزوں سے پاک ہے، نیز اگر کوئی شخص دین کے کسی دوسرے شعبے مثلاً: تعلیم وتدریس، جہاد یا کسی دینی کاز اور مشن وغیرہ سے وابستہ ہو تو تبلیغی جماعت اسے اس سے نہیں روکتی، بلکہ دیکھا گیا ہے کہ تبلیغ میں لگنے کے بعد اِن شعبوں میں بھی اِن لوگوں کے کام میں مزید نکھار اور بہتری آجاتی ہے اور پہلے سے بڑھ کر اِن کاموں کو کرنے لگتے ہیں۔

**نواں اعتراض:** تبلیغ والے بدعتی ہیں، کیونکہ یہ جماعتوں کی شکل میں نکلتے ہیں اور نکلنے کے اوقات کی تین دن، چالیس دن، چار ماہ وغیرہ کے ساتھ حد بندی کرتے ہیں۔

**جواب:** یقیناً آپس کی اصلاح کے لیے ان لوگوں کا نکلنا ایسا ہی ہے جیسے علم و ہدایت اور لوگوں کو اپنے رب کی دعوت دینے اور دین اور دنیا کے لیے مفید باتوں کی تعلیم دینے کے لیے نکلنا، یہ سب ''خروج فی سبیل اللہ'' کی صورتیں ہیں، بشرطیکہ نیت صحیح ہو، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو اور مال وجاہ، لہو ولعب اور تفریح وغیرہ کا ارادہ نہ ہو۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے قاریوں کی جماعت لوگوں کو تعلیم قرآن کے لیے نہیں بھیجی تھی، جن کی تعداد ستر یا اس سے بھی زیادہ تھی؟ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو اکیلا یمن بھیجا تھا یا یہ دو افراد کی جماعت تھی؟ بدعت تو اس کام کو کہا جاتا ہے جسے دین سمجھ کر کیا جائے، جبکہ تبلیغ والے فی نفسہ اِن ترتیبات کو دین نہیں سمجھتے، یہ تو بزرگوں کا طے کردہ ایک نصاب ہے جس کے فائدے مشاہدے میں ہیں، اس لیے اس نظم کو برقرار رکھا گیا ہے۔ حاصل یہ کہ تین دن، چالیس دن، چار ماہ، یا سال کے لیے جماعت میں نکلنا بدعت نہیں، کیونکہ ان مخصوص مدتوں کے لیے

جماعت میں نکلنے کا مقصودِ اصلی دعوت وتبلیغ اور دین کا سیکھنا سکھانا ہے؛ اور یہ نظام بزرگوں کا بنایا ہوا ہے، جیسے مدرسوں میں داخلے، امتحان اور تعلیم کے لیے نظام بنائے جاتے ہیں اوران کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں۔

**دسواں اعتراض:** فضائل اعمال کی جگہ قرآن پاک، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا درس کیوں نہیں دیا جاتا، جو کہ صحیح ترین کتب ہیں؟

**جواب:** فضائل اعمال حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی تالیف ہے یہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی ہے،اس کتاب کے لکھنے کا مقصود یہ ہے کہ اعمال کے فضائل اور گناہ کے ارتکاب پر وعیدیں بیان کی جائیں تاکہ لوگوں کے ذہن میں اعمال کی اہمیت اور گناہوں سے بچنے کا شعور پیدا ہو، جس کے نتیجے میں لوگ اعمال کرنے اور گناہوں سے اجتناب کرنے لگ جائیں۔ اس کتاب کا مقصد احکام اور مسائل کو بیان کرنا نہیں ۔جماعت دعوت تبلیغ کا مقصود بھی چونکہ لوگوں کو اعمال پر لگانا اور گناہوں سے بچانے کی کوشش کرنا ہے، احکام ومسائل بتانا نہیں، اس لیے وہ اپنے تعلیمی حلقوں میں اسی کتاب کی تعلیم کرتے ہیں۔ رہا قرآن کریم، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا درس تو چونکہ ان کتابوں میں احکام ومسائل بیان کیے گئے ہیں اور اس کے درس کے لیے علم کی ضرورت ہے، اور یہ دونوں شرائط ہر تبلیغی کارکن میں نہیں پائی جاتیں اور نہ ہی جماعت تبلیغ کا مقصود احکام کا بیان ہے، اس لیے اپنی مجلسوں میں ان کتابوں کا درس نہیں دیتے اور اعمال کے فضائل سنانے کے ساتھ ساتھ احکام سیکھنے کے لیے علمائے کرام کی طرف رجوع کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ نیز فضائل اعمال میں جو فضائل بیان ہوئے ہیں وہ بھی قرآن کریم کی آیتوں اور احادیث رسول سے، جو بخاری، مسلم، ابوداؤد وغیرہ میں موجود ہیں، لیے گئے ہیں، اس لیے یہ قرآن اور حدیث کے خلاف یا اس سے

متصادم نہیں۔

**گیارھواں اعتراض:** تبلیغی جماعت کے کل وقتی کارکنان امرا، تبلیغی وفود، اجتماعات وغیرہ کا خرچہ کہاں سے آتا ہے؟ حالانکہ تبلیغی جماعت کوئی چندہ نہیں کرتی۔

**جواب:** تبلیغی جماعت سے وابستہ ہر شخص اپنی جان، اپنا مال اور اپنا وقت کے اصول پر اپنے اخراجات خود اٹھاتا ہے، کسی کو کوئی تنخواہ نہیں دی جاتی، اسی طرح بیرونی یا اندرونی جماعتیں، جو تبلیغ دین کا کام کرتی ہیں، اپنے خرچے اور اپنے وسائل پر چلتی ہیں، کسی سے تعاون نہیں۔ یہی معاملہ اجتماع کا بھی ہے، مسلمان باہمی تعاون سے اس نظام کو سنبھالتے اور اس کے اخراجات اٹھاتے ہیں۔

**بارھواں اعتراض:** تبلیغی جماعت کے ساتھ کتنا وقت لگانے سے ایک مسلمان قرآن اور حدیث سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے؟ مضبوطیٔ ایمان کے لیے کتنا عرصہ درکار ہے؟

**جواب:** اس جماعت کا مقصد ثواب کے کاموں کی ترغیب اور گناہ کے کاموں سے بچنے کی تلقین ہے، درس و تدریس اور تعلیم تعلم نہیں۔ البتہ اس جماعت کے ساتھ جڑ جانے سے علم دین کے حصول کا جذبہ اور اہلِ علم سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے دین کے بارے میں کافی حد تک معلومات ہو جاتی ہیں۔ قرآن و حدیث کا سمجھنا انسان کے اپنے فہم و فراست پر مبنی ہے، اس کا کوئی لگا بندھا عرصہ سب کے لیے متعین نہیں کیا جا سکتا، ہاں! اگر انسان علم دین کے حصول میں لگ جائے، صاحبِ فہم و فراست ہو اور اللہ تعالی کی مشیت ہو تو وہ بہت جلد قرآن و حدیث کو سمجھنے لگ جاتا ہے اس کے لیے کوئی وقت یا زمانہ متعین نہیں۔ مضبوطیٔ ایمان کے لیے کوئی عرصہ متعین نہیں کیا جا سکتا۔ دین و ایمان کی محنت تو زندگی کی آخری سانس تک کرنی ہے۔ جس کا خاتمہ

ایمان پر ہوا وہی کامیاب ہے۔

**تیرھواں اعتراض:** عربوں کو ریاض الصالحین اور عجمیوں کو فضائل کی کتابیں کیوں پڑھائی جاتی ہیں؟

**جواب:** فضائل اعمال چونکہ اردو زبان جاننے والوں کے لیے لکھی گئی ہے اور اس میں احادیث کے متن کے ساتھ ساتھ اُن کا ترجمہ لکھا گیا ہے، جبکہ ''ریاض الصالحین'' عربی زبان میں سے ہے اور اہلِ عرب عربی زبان کو آسانی سے سمجھتے ہیں، اس لیے اہلِ عرب کو ''ریاض الصالحین'' اور اہل عجم کو '' فضائل اعمال'' سے تعلیم دی جاتی ہے۔

**چودھواں اعتراض:** فضائل اعمال کا عربی ترجمہ کیوں نہیں ہوا؟

**جواب:** یہ تو امت کے اہلِ علم کی ذمے داری ہے کہ اگر ضرورت سمجھتے ہیں تو اِس کا ترجمہ کر دیں۔ تبلیغی جماعت کی طرف سے اِس پر کوئی پابندی نہیں۔

**پندروھواں اعتراض:** کیا تبلیغی جماعت دیوبندیوں میں بھی ایک فرقہ ہے؟

**جواب:** تبلیغی جماعت یا دیوبند مکتب فکر کوئی فرقہ نہیں، اہل سنت والجماعت ہے، جو کہ اہل حق کی جماعت ہے، دین کی تبلیغ وترویج اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں اسی پر عمل پیرا ہیں۔ نیز تبلیغی جماعت کسی قسم کی فرقہ واریت کی داعی نہیں اور کسی کو دیوبندیت سمیت کسی فرقے کی دعوت نہیں دیتی، صرف قرآن وسنت کی طرف بلاتی ہے۔

## سعودی شیوخ کے ساتھ مراسلت

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ نے فضیلۃ الشیخ صالح بن نافع الحربی کو 1406ھ میں ایک خط روانہ کیا، جس میں تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور اس کی

جانب سے جوابات دیے گئے۔ اسی طرح شیخ عبدالعزیز بن باز کی جانب سے بخدمت ڈاکٹر محمد تقی الدین الہلالی صاحب کو خط روانہ کیا گیا جو دسویں مہینے کی 10/101403ھ میں لکھا گیا۔اسی طرح شیخ ابراہیم عبدالرحمان (مدینہ منورہ) کی جانب سے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کو ایک خط روانہ کیا، جس کی تاریخ 27/1/1407ھ ہے، اس میں بھی تبلیغی جماعت کے حوالے سے کی جانے والی محنت کو سراہا گیا اور تعریفی کلمات روانہ کیے گئے۔اسی طرح شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ کی جانب سے ابراہیم عبدالرحمٰن حسین (مدینہ منورہ) و27/1/1407 ھ میں ایک خط روانہ کیا گیا، جس میں تبلیغی جماعت کے متعلق اپنی رائے کو پیش کیا گیا اور پرانے تمام خطوط کا تذکرہ کیا گیا اور تبلیغی جماعت کے حوالے سے تحسینی کلمات پیش کیے گئے۔اسی طرح تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع رائے ونڈ پاکستان کے متعلق دعوت و ارشاد کے مندوب کی رپورٹ بھی تبلیغی جماعت کے حوالے سے کافی خوش آئند ہیاور اس کارگزاری کو نقل کرنے والے صالح بن علی الشویمان مندوب ہیں۔اسی طرح علامہ بن باز کی طرف سے گزشتہ مختلف خطوط اور پھر تبلیغی اجتماع کی رپورٹ کے جواب میں ایک طویل خط نقل کیا گیا جو ۷اشعبان 1407ھ میں لکھا گیا تھا۔اسی طرح عبداللہ بن ابراہیم بن قتوح کو ایک خط روانہ کیا گیا، جس میں تبلیغی جماعت کے متعلق جتنی بھی باتیں تھیں علمائے کرام کے خطوط اور حکام سلطنت کے حوالے سے جو باتیں تھیں، ان سب کی کارگزاری اس میں لکھی گئی اور نقل کی گئی۔اسی طرح شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے عبدالعزیز بن یوسف بہزاد کو 25/2/1408ھ کو ایک خط لکھا گیا، جس میں بھی انہوں نے پرانے خطوط کا تذکرہ کیا اور اس میں کسی ایک صاحب کے سوال کے جواب میں ایک خط روانہ کیا گیا، جس میں گزشتہ تمام صفات کا

ذکر دوبارہ کیا گیا۔ ذیل میں چند خطوط نقل کیے جاتے ہیں:

## مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ اور مولانا محمد احتشام الحسنؒ کا مکتوب بنام شیخ عبد العزیز آل سعود الاول

پاکیزہ بابرکت تسلیمات ایسے قلوب کی طرف سے جو آپ جیسی محبوب شخصیت کے حق میں اخلاص پسندیدگی اور تعظیم سے بھری ہوئی ہیں، جن کو اللہ تعالی نے اپنے گھر بیت اللہ کی خدمت کے لیے چن لیا اور اس کے عالی ہاتھوں میں اپنے بندوں کی حکومت دی اور یہ اللہ تعالی کی طرف سے ایک بڑا احسان ہے۔ ہم اس کی حمد اور شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ جیسے عظیم انسان کو شانِ اسلام بلند کرنے کی، حضور اکرم ﷺ کی سنت کو زندہ کرنے کی، شرک اور کفر کے جراثیم سے پاک و صاف صحیح عقائد کے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائی۔ یقیناً یہ جہادِ اکبر ہے، جس کو آپ نے قائم کیا اور حسب استطاعت اس کو ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور وہ بہترین امداد کرنے والا ہے۔ اور اس لیے بھی کہ سلفِ صالحین کے مٹے ہوئے نشانِ راہ کو زندہ کرنے میں آپ کی عظیم شخصیت کا بہت بڑا ہاتھ ہے، ہم آپ کی خدمت عالی میں پیش ہونے کا شرف حاصل کر رہے ہیں، تاکہ آپ کی خدمت عالی میں بڑی تعظیم اور تکریم کے ساتھ اپنی جماعت کی کارکردگی کو پیش کریں، جس کو اللہ تعالی نے بلادِ ہند میں عوام الناس کو راہ راست پر لانے کی توفیق بخشی اور یہ اللہ تعالی کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے صرف اور صرف اپنی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہمیں ایک اونچے اصلاحی مقصد اور دین کے ایک اہم کام کو انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی، اس پر ہم اس کی حمد اور شکر ادا کرتے ہیں اور مزید توفیق اور حسن اخلاق کا سوال کرتے ہیں۔

ہماری جماعت اور افراد کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

اول: کلمہ توحید کو بلند کرنا اور اس عالی کلمے میں جو راز امانت رکھے ہوئے ہیں، اُن میں تدبر کرنا، تاکہ تمام اعمال واحوال میں اس کے اثرات ظاہر ہوں۔ یہ کلمہ لا الــه الاالــلـه مـحـمـد رسول الله ہے، یہ کلمہ حق ہے جس سے دلوں کو سکون نصیب ہوتا ہیاور ایسا کیوں نہ ہو الا بـذکر الله تطمئن القلوب(خبردار اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون نصیب ہوتا ہے )افضل ذکر لا اله الا الله ہے۔

دوم: لوگوں کو نماز کی ترغیب دینا اور پورے خشوع وخضوع اور آداب اور شرائط کی رعایت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے لوگوں کو تیار کرنا، اس لیے کہ نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز قائم کی اس نے پورے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو چھوڑا اس نے پورے دین کو گرایا۔

سوم: کثرت سے تلاوتِ قرآن، جب بھی فرصت ملے اور جہاں تک ہو سکے سمجھ اور تدبر کے ساتھ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کریں، کیونکہ قرآن ہدایت کا سرچشمہ ہے جو انسانوں کی رہبری کے لیے اور خیر کو عام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا ہے، وہ پوری دنیا کے لیے ہر زمان اور ہر مکان کے لیے خیر و ہدایت کا پیغام لے کر آیا ہے۔

چہارم: ہر شخص درج بالا امور کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کا کچھ حصہ نکال کر عوام الناس کی ہدایت واصلاح کے لیے محنت کرے اور دینِ حنیف کی مبادیات پھیلانے کے لیے ان کو تیار کرے۔اتباع خواہشات جو کہ بدعات کی ہلاکتوں میں گرانے والی ہے، اس سے روکے اور لوگوں کو شرک اور کفر کے جراثیم سے پاک وصاف کرنے کے لیے اور ان تک اللہ تعالی کے اوامر ونواہی پہنچانے کی

جدو جہد کرے۔ والسلام!

**جوابی مکتوب:** آپ لوگوں کا مکتوب ہمارے جلیل القدر سردار کی خدمت میں پیش کیا گیا، آں جناب نے اسے سن کر مجھے حکم دیا کہ میں آپ کی پاکیزہ جدوجہد، جو کہ آپ نے سلفِ صالحین کے عقیدے کی طرف دعوت دینے میں کی ہے اور اس سلسلے میں آپ کی جو عمدہ خدمات ہیں اُن پر آپ کا شکریہ ادا کروں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہم سب کو ایسے کاموں کی توفیق دے، جن میں اصلاح اور خیر ہو۔ والسلام!

## شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ کا علما کی طرف مکتوب

جو بھی اس مکتوب کو دیکھے، اللہ تعالیٰ مجھے اور ان کو نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرنے والا بنائے اور دعوت الی اللہ کے کام کے لیے چاق و چوبند رہنے والوں کے لیے ہمیں اعانت کرنے والا بنائے۔ آمین!

اس خط کے حامل مولانا سعید احمد بن محمد علی پاکستانی اور ان کے رفقا ہیں۔ تبلیغی جماعت پاکستان کا اہم مقصد مساجد میں وعظ و نصیحت کرنا، لوگوں کو راہ راست دکھانا، توحید اور اچھے عقیدوں پر برانگیختہ کرنا اور کتاب وسنت پر عمل کرنے عمل کے لیے آمادہ کرنا ہے، ساتھ ساتھ بدعات، قبر پرستی، مردوں کو مدد کے لیے پکارنا وغیرہ خرافات و منکرات سے روکنا؛ ان کے متعلق میں نے یہ تحریر اس لیے لکھ دی ہے تاکہ مسلمان بھائی ان کی تائید و نصرت کریں۔ میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کو اچھی نیت کی اور حق بات کہنے کی توفیق بخشے اور غلطیوں سے سلامت رکھے اور ان کی رہبری اور بیان سے لوگوں کو نفع عطا فرمائے، بے شک وہ ہر شی پر قدرت رکھنے والا ہے۔

## شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا مکتوب عوض بن عوض القحطانی کی طرف

آپ کا گرامی نامہ مجھے موصول ہوا اور جو کچھ آپ نے اس میں وضاحت کی ہے میں نے اس کو سمجھا اور تبلیغی جماعت کے متعلق جو سوال تھا کہ کیا ان کا طریقہ صحیح ہے؟ انہوں نے دعوت والا طریقہ جو قائم کر رکھا ہے، اس میں شرکت سے کوئی امر مانع ہیں؟ اور ان کے ساتھ نکلنا کیسا ہے؟

لوگ ان کے متعلق مختلف باتیں نقل کرتے ہیں، کچھ لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں، کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں، لیکن ہم نے اپنے بہت سے قابل اعتماد بھائیوں اہل نجد وغیرہ سے، جو بہت سے سفروں میں اُن کے ساتھ رہے اور پاک و ہند میں اُن کی طرف سفر کر چکے ہیں، اِن کے متعلق خوب تحقیق کی ہے۔ انہوں نے کوئی ایسی چیز ذکر نہیں کی جو خلاف شرع ہو یا ان کے ساتھ چلنے اور دعوت والے کام میں شریک ہونے سے مانع ہو۔ میں نے ایسے بہت سے لوگ دیکھے جو ان کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ نکلے اور ان سے بہت متاثر تھے، دین، اخلاق اور آخرت کی طرف توجہ کے متعلق ان کے حالات بہت اچھے ہو چکے ہیں۔ اس بنا پر میں ان کے ساتھ نکلنے اور دعوت والے کام میں شریک ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں دیکھتا، بلکہ اہلِ علم وفہم اور پاکیزہ عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کام میں ان کے شریک ہوں اور یہ کہ اگر ان سے کوئی خطا وقصور واقع ہو تو اس کی اصلاح کریں، اس لیے کہ ان کی سیرت و اعمال میں عجیب تاثیر ہے۔ جو لوگ دین سے بے زاری اور گناہوں میں مشہور تھے ان کی صحبت سے خوب متاثر ہوئے ہیں۔ اس خط کے ہمراہ آپ کے پاس ہمارے استاد شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ کا خط بھیج رہا ہوں، جس میں وہ جماعت کی تعریف کرتے

ہیں اور دعوت والے کام میں وہ لوگوں کو اُن کی نصرت کرنے اور رکاوٹ نہ ڈالنے کے لیے اکساتے ہیں۔انہوں نے اس خط میں ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں کا اہم مقصد مساجد میں نصیحت وعظ کرنا، رہبری کرنا،لوگوں کو توحید اور اچھے عقائد پر تیار کرنا اور کتاب و سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دینا ہے اور ساتھ ساتھ بدعات وخرافات سے منع کرنا ہے۔آپ اس کے ہمراہ اس تقریر کی فوٹو کاپی بھی پائیں گے، جو ہمارے بعض قابل اعتماد بھائیوں نے ان کے متعلق لکھی ہے اور وہ حدیث اور دراساتِ اسلامیہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے پرنسپل شیخ محمد امان بن علی ہیں، جبکہ جامعہ نے گزشتہ سال ان کو اور الشیخ عبدالکریم مراد کو جو کہ جامعہ اسلامیہ میں استاد ہیں نمائندہ بنا کر بھیجا تھا اور وہ یعنی شیخ عبدالکریم مراد ہمارے ہاں حسن عقیدہ کے ساتھ معروف ہیں، وہ عربی زبان کے ساتھ ان کی اردو زبان بھی بخوبی جانتے ہیں، کیونکہ وہ ہر سال پاکستان میں ہونے والے سالانہ اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے جماعت کی تعریف کی اور لوگوں کو ترغیب دی کہ وہ ان کے دعوت والے کام اور اجتماعوں میں شریک ہوں اور ان کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کریں۔ والسلام علیکم ورحم اللہ وبرکاتہ!

## شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا مکتوب عبدالسلام سلیمانی کی طرف

آپ کا کرم نامہ مجھے موصول ہوا اور میں نے حالات سے اطلاع پائی اور اس میں آپ نے علم طب حاصل کرنے کے لیے پاکستان کے سفر کے جو حالات بیان کیے ہیں، اُن سے بخوبی آگاہ ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کا تبلیغی جماعت سے تعارف ہوا، آپ کو ان کے حالات معلوم ہوئے اور آپ نے ان کی خوبیوں اور خامیوں کو پہچانا

اور یہ کہ آپ کی وہاں کچھ دوسرے لوگوں سے ملاقات بھی ہوئی اور ان کے ساتھ جماعت کے متعلق گفتگو بھی چلی۔ انہوں نے دوران گفتگو کبھی تبلیغی جماعت پر استہزا کیا، کبھی طعن وتنقید کی، کبھی ان کو جاہل صوفی کہا اور کبھی ان کی ہنسی اڑائی اور آپ نے اُن کی ان حرکات پر نکیر فرمائی اور انکار کیا اور ان کو بتایا کہ یہ چیزیں جائز نہیں ہیں اور آپ نے ان کے سامنے شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ کا وہ کلام نقل کیا جو انہوں نے ''اقتداء الصراط المستقیم'' میں ذکر کیا ہے؛ تو ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ وہ توحید اور الوہیت کو نہیں مانتے تو آپ نے ان کو ایسا جواب دیا کہ اس سے اعتراض کا دفعیہ ہوگیا۔

اس کے آخر میں آپ نے حضرت فضیل بن عیاض ؒ کا قول نقل کیا ہے کہ: بے شک اللہ تعالیٰ صرف اُس عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو اور درست ہو۔ خالص کا مقصد ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مقصود ہو اور درست ہونے کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر ہو؛ اور بے شک جماعت کے چھ نمبروں میں سے ہے کہ نیت خالص اللہ کے لیے ہو اور عمل حضور اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو۔ آپ نے ان کو یہ بھی بتایا کہ میں اس جماعت کے ساتھ رہا ہوں اور ان کے حالات کو پہچانا ہے اور میں نے ان میں سے کسی ایک کا قول وفعل کلمۂ توحید کے خلاف نہیں دیکھا، بلکہ وہ لوگ لوگوں کو شرکِ اکبر اور کفر سے نکال کر اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف لاتے ہیں، حتی کہ قبر پرست لوگ اپنے پیروکاروں کو اُن سے ڈراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر فرقے کے ساتھ بیٹھو پر ان تبلیغ والوں کے ساتھ مت بیٹھو، کیونکہ وہ تم کو اسلام سے نکال دیں گے اور بے شک وہ ''وہابی نجدی'' ہیں اور بے شک یہ بات خود آپ نے اُن سے سنی تو ان لوگوں نے آپ کو کہا کہ یقیناً تبلیغی جماعت والے دل میں توحیدِ الوہیت ثابت کرتے ہیں، لیکن ان میں بہت سے

کریں تو پہلے ان کی اچھائیوں اور برائیوں کے درمیان موازنہ نہ کریں پھر جو چیز ہمارے نزدیک راجح اور غالب ہو اس کے مطابق فیصلہ کریں، یہ اس وقت ہے جب وہ فرقہ یا گروہ شرک سے محفوظ ہو پھر ہم پر لازم ہے کہ ہم مسلمانوں کے کلمے کو متحد رکھیں اور بقدرِ استطاعت اصلاح کا ارادہ کریں اور جب ہم ان میں کوئی عیب پائیں تو ان کے پاس جائیں اور ان سے بات کریں اور ان کے سامنے بات کی وضاحت کریں اور احسن طریقے سے ان کے ساتھ بحث مباحثہ کریں اور اللہ تعالی سے دعا مانگیں کہ مسلمانوں کی اصلاح فرمائے، عمل کے ساتھ جب دعا شامل ہو تو اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ تبلیغی نصاب کے متعلق آپ نے ان کو بتایا کہ آپ خود بعض سلفی بھائیوں کے ہمراہ تبلیغی جماعت والوں کے پاس گئے اور اس کتاب کے متعلق ان سے گفتگو ہوئی اور اس کے عیوب ان کو بتائے تو انہوں نے اس کو چھوڑ کر اس کے بجائے فضائل اعمال تجویز کی اور ان کی گفتگو آپ لوگوں کے ساتھ بہت اچھی رہی، الحمدللہ! انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم تبلیغی نصاب سے فقط فضائل اعمال لیتے ہیں۔ آپ نے جھگڑا کرنے والوں سے کہا کہ آپ نے جماعت کے کسی فرد کو نہیں دیکھا جس نے تبلیغی نصاب کی بدعات سے کوئی چیز لی ہو نہ افراد نہ جماعت نے، یہ آپ کے خط کا خلاصہ ہے۔ بے شک جماعت کے متعلق آپ نے جو وضاحت کی، ہم اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کو یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ:

جس طرح آپ نے جماعت کے حالات ذکر کیے ہیں کہ یہ لوگ نرمی سے کام لیتے ہیں، قبولیت کا مادہ رکھتے ہیں، دعوت الی اللہ میں صبر کرتے ہیں اور اس راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، کتنے ہی منحرفین ہیں جن کو ان کے ذریعے اللہ تعالی نے ہدایت نصیب فرمائی اور کتنے ہی کافر ہیں جو ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ یہی

باتیں ہم کو تواتر کے ساتھ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے شعبۂ توحید کے مدرسین وغیرہ سے پہنچیں، جنھوں نے ان کے ساتھ میل جول رکھا اور ان کے ساتھ سفر کیے۔ یہ لوگ اہلِ نجد وغیرہ میں سے ہیں اور میں ہمیشہ اپنے اہلِ علم، اہلِ بصیرت بھائیوں کو وصیت کرتا رہا ہوں کہ دعوت والے کام میں ان کے ساتھ شریک ہوں، تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون ہوتا رہے۔

یہ مناسب نہیں کہ ہم بعض افراد کی کمی کوتاہی کی وجہ سے پوری جماعت یا پورے گروہ پر کوئی حکم صادر کر دیں، بلکہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ محبت اور نرمی کے ساتھ اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کریں، خود بھی نفرت نہ کریں اور دوسروں کو بھی اس سے نفرت نہ دلائیں۔ یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور ان کے پیروں کاروں کا ہے۔

تمت بالخیر

# حفاظ عربک کورس

## ایک سالہ عربک کورس

حفاظ میں تعلیمی ذوق کو اجاگر کرنے کے لئے جامعہ بنوریہ عالمیہ نے اس حوالے سے انقلابی قدم اُٹھایا اور ''حفاظ عربک کورس'' کے نام سے ایک سالہ عربی نصاب کا اجراء کیا ہے۔

## نصاب:

| | | |
|---|---|---|
| **قرآنی عربی** | **عربی گرامر تمرین ومشق** | |
| **خط وکتابت** | **منتخب احادیث** | **دعائیں اوروظائف** |

## خصوصیات:

کورس مکمل کرنے کے بعد طالب علم ایک حد تک قرآن کا از خود ترجمہ کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔

عربی تکلم ماحول کی وجہ سے عربی زبان روانگی کے ساتھ بولنے کی صلاحیت آجاتی ہے۔

اس کورس کی خصوصیات یہ ہیں کہ حفاظ عربک کورس مکمل کرنے والے حفاظ نویں کلاس میں چلے جاتے ہیں، جہاں وہ میٹرک کے ساتھ درجہ اولیٰ بھی مکمل کرلیتے ہیں۔

# قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور در در دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً اللہ امت کی اصلاح ملحوظ ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (=/1000) روپے سے باقاعدہ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیئے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کئی ماہ کی رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے کرم فرماؤں کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بنک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

**الملتمس : الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی**

## اپیل!

بحمد اللہ تعالیٰ! محدود صفحات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر واشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

**رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ**

jamia binoria al-almia
A/C# 7160200000825
Askari Bank LTD

**رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب**

02132575228+02132575229

موبائل: 0322-2394550